سوال

(142) نمازِ تسبیح اور وتروں کی دعا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کتاب وسنت کے حوالے سے مندرجہ ذیل سوالات کے جواب درکار ہیں :

نماز تسبیح باجماعت ادا کرنی چاہیے یا انفرادی طور پر وضاحت کریں۔

وتروں میں دعائے قنوت ہاتھ اٹھا کر مانگیں یا ہاتھ باندھ کر یا چھوڑ کر تفصیل سے لکھیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو نماز تسبیح پڑھنے کی ترغیب دلائی کہ اسے آپ روزانہ ادا کریں یا ہفتہ میں ایک مرتبہ اگر ایسا ممکن نہ ہو تو مہینہ میں ایک مرتبہ یا سال میں ایک بار، اگر ایسا نہ کر سکتے ہوں تو کم از کم زندگی میں ایک مرتبہ ضرور پڑھیں۔ [ابوداؤد، التطوع :۱۲۹۷]

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ یہ حدیث کثرت طرق کی بنا پر حسن درجہ کی ہے لیکن اس نماز کو باجماعت ادا کرنے کا کوئی ثبوت نہیں ہے، اس لئے نماز تسبیح پڑھنے والے کو چاہیے کہ پہلے اس کا طریقہ سیکھے، پھر تنہائی میں اسے اکیلا پڑھے۔ ہمارے ہاں یہ رویہ انتہائی افسوس ناک ہے کہ فرض نمازوں پر توجہ نہیں دی جاتی ہے، البتہ نماز تسبیح ادا کرنے کے لئے بے قراری اور بے تابی کی کیفیت رہتی ہے۔ فرض نمازوں کی پابندی کرنے والوں کے لئے نماز تسبیح بہت فائدہ مند ہے۔

قنوت وتر میں ہاتھ اٹھانے کے متعلق کوئی مرفوع روایت کتب حدیث میں مروی نہیں ہے، البتہ حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت ابن عباس اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے نماز وتر میں قنوت کے وقت ہاتھ اٹھانا ثابت ہے، جیسا کہ امام مروزی رحمہ اللہ نے قیام اللیل میں ذکر کیا ہے۔ [مختصر قیام اللیل، ص :۲۳۰]

اسی طرح مصنف ابن ابی شیبہ میں بھی بعض آثار ملتے ہیں۔ اس سلسلہ میں دو جلیل القدر ائمہ حدیث کا مناظرہ بھی قابل ملاحظہ ہے۔ امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ مجھے ایک مرتبہ امام ابوزرعہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ آپ قنوت وتر میں ہاتھ اٹھاتے ہیں؟ میں نے کہا : نہیں، پھر میں نے سوال کیا کہ آپ اٹھاتے ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ ہاں، میں تو اٹھاتا ہوں۔ امام ابوحاتم رحمہ اللہ نے اس کی دلیل پوچھی تو آپ نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث جس میں ہے کہ وہ یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قنوت وتر میں ہاتھ اٹھاتے ہیں۔ اس پر امام ابوحاتم نے کہا اس روایت کو نقل کرنے والے لیث بن ابی سلیم ہیں۔ (جو محدثین کے ہاں ثقہ نہیں ہیں) امام ابوزرعہ رحمہ اللہ کہنے

لگے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا عمل بھی قنوت وتر میں ہاتھ اٹھانے کا ہے امام ابوحاتم رحمہ اللہ نے اس کا جواب دیا کہ اس میں ایک راوی ابن لہیعہ ہے جو قابل اعتبار نہیں۔ امام ابوزرعہ رحمہ اللہ کہنے لگے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا عمل ہمارے لئے حجت ہے امام ابوحاتم رحمہ اللہ فرمانے لگے: اسے تو عوف بن ابی جمیلہ نے بیان کیا ہے۔ جو محدثین کے ہاں ناقابل اعتبار ہے امام ابوزرعہ رحمہ اللہ نے فرمایا: تمہارے پاس ہاتھ نہ اٹھانے کی کیا دلیل ہے۔ امام ابوحاتم رحمہ اللہ نے فرمایا حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعائے استسقاء کے علاوہ دیگر کسی مقام پر ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے۔ یہ جواب سن کر امام ابوزرعہ رحمہ اللہ خاموش ہوگئے۔ [تاریخ بغداد، ص:۷۶، ج ۲]

ہمارے نزدیک اس مسئلہ میں توسیع ہے ہاتھ اٹھا کر یا ہاتھ اٹھائے بغیر دونوں طرح سے دعا مانگی جاسکتی ہے، البتہ تکبیر تحریمہ کی طرح ہاتھ اٹھانا، پھر باندھ لینا محل نظر ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:178